

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۶ء	نمبر ۴۲

گلدستۂ اخبار

جب سے کوریا میں مشنری کام شروع ہوا ہے تب سے بحساب اوسط فی گھنٹہ ایک مسیحی ہوتا رہا اب ۲۵ سال کے بعد بحساب اوسط فی گھنٹہ اٹھارہ مسیحی ہوتا ہے۔

روسی جھنڈے کے نیچے اس وقت امریکن بورڈ کے چار مشنری سٹیشن ہیں۔ وہ چاروں سٹیشن وان بطلیس۔ ارض روم اور طرابیزند۔

میکسیکو میں ایک کروڑ ۶۰ لاکھ آدمی ایسے ہیں جو نہیں جانتے کہ بائبل کیا ہے۔ کیونکہ رومی کلیسیا نے بائبل کو ان سے محروم رکھا ہے۔

ایم ای چرچ کے بشپ ایونلڈ صاحب ۲۴ جولائی کو کوہ ہولی سپرنگس پا میں فوت ہو گئے۔

ماہ اگست کا چرچ مشنری گزٹ مظہر ہے۔ کہ امریکہ گزشتہ بیس سال کے اندر صرف ایک بپتسمی علاقہ میں ۵۵۰۰۰ آدمیوں نے بپتسمہ پایا۔ اور گزشتہ دس سال کی بہ نسبت گزشتہ سال اصطباغ کی تعداد دوگنی ہو گئی ہے۔

لنڈن کے بشپ صاحب نے مستورات کو وقت کے لحاظ سے گرجوں میں عبادت کرانے کی اجازت دیدی ہے۔

مقام ینڈن واقعہ حیدر آباد میں گزشتہ سال ایم مشن کے متعلق ۳۰۰ آدمیوں نے بپتسمہ پایا۔ مذکورہ بالا علاقہ میں اس مشن کے متعلق ۲۰۰۰ مسیحی ہیں۔

اجمیڈ کالج کے سٹاف اور طلبا نے ۲۰ ہزار روپیہ جنگ کے لئے فراہم کیا ہے۔

احاطہ مدراس میں ۴۰۰ دائیاں تنخواہ خوار ہیں۔ اور گورنمنٹ ابھی اس تعداد میں اضافہ کی ضرورت سمجھتی ہے۔

گائے کے ایک گیلن دودھ میں ۵½ اونس البومنیائڈ قریباً ۵ اونس چربی اور ۶½ اونس شکر اور ایک اونس سے زیادہ غذائی مادہ ہوتا ہے۔

کاغذ سے رسیاں بنانے میں بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ اور امید ہے کہ بہت جلد منڈی میں وہ رسیاں تجارت کے لئے آجائینگی۔

شہر مدورا میں حال ہی میں گیارہ رومی طلائی سکہ دستیاب ہوئے ہیں۔ جو پہلی صدی مسیحی کے ہیں۔

اگر ایک گلاس شکر کا شربت کھانے کے بعد پی لیا جائے تو وہ گرانی دور ہو جاتی ہے جو خوب سیر ہو کر کھانے کے بعد ہو جاتی ہے۔ مگر لحیم لوگوں کی بہ نسبت لاغر آدمیوں کو زیادہ مفید اور موافق ہے۔

تار برقیات

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ مارننگ پوسٹ کا پیٹروگراڈ نامہ نگار مظہر ہے کہ ٹرکی اور بلغاریہ نے اس بات پر اصرار کیا ہے کہ ہمارے آدمی ہمارے وطن کو واپس ہو جاویں۔ تاکہ وہاں حفاظت کریں جرمن اس بات پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ وہ ان بلغاریوں کو جنہیں وہ ڈوبنسک کے علاقہ میں کام میں لارہے تھے۔ اُن کے وطن میں واپس بھیجیں۔ اس لئے جرمنی سے ریزرو میدان جنگ میں آرہی ہے۔ اس ریزرو کے خاصہ نے جرمن سپاہیوں سے نفرت پیدا کر دی ہے۔ اس علم سے کہ اُن کے پیچھے کوئی بات مفید نہیں رہ گئی ہے دشمن اپنے جنگی محاذ پر سہم گیا ہے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ امسٹرڈم۔ رائخسٹاگ (جرمن پارلیمنٹ) میں قیدیوں کے ساتھ سلوک کے معاملہ پر بحث کرتے ہوئے گورنمنٹ کے ایک نمائندہ نے کہا کہ ہندوستان میں قیدیوں کے کیمپ کی منسوخی کی بابت جرمنی نے استفسار کیا ہے لیکن ساتھ ہی اس کے اس نے یہ بھی کہا کہ کیمپوں کے خلاف جو شکایات کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ وہ غیر تصدیق شدہ ہیں۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ ایک رومانی مراسلہ مظہر ہے کہ ٹرانسلوینیا محاذ پر سخت جنگ جاری ہے۔ خصوصاً مقام ٹروتر پر اور مقام ریڈیل پر کے حملوں کو لپا کر دیا ہے۔ جبکہ دشمن کو پسٹو کا وادی میں سے نکالدیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ ایک روسی مراسلہ کا بیان ہے کہ کورومزیزو اور کرلی بابا کے علاقہ میں دشمن نے سخت مگر ناکام حملے کئے۔ ہم نے ۱۱۸۷ آدمی گرفتار کر لئے۔ ٹو ورنا وتر کے جنوب میں دشمن کی بڑی فوجوں نے جارحانہ حملے شروع کر دیئے ہیں۔ علاقہ کورٹنسٹر جہاں چولنسک سے ۲۴ میل مغرب جنوب مغرب کو واقعہ ہے۔ لڑائیاں صعب صورتیں اختیار کر رہی ہیں۔ دشمن جس نے یہاں بستی شین استعمال کئے تھے جن میں زہریلی گاس بھری ہوئی تھی۔ بسخت نقصان کے ساتھ لپا کر دیا گیا۔ ٹرینوپول اور لیمبرگ کے درمیان قریباً وسط میں مقام زبورو پر سرتوڑ جنگ ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ ایک مراسلہ کا بیان ہے کہ ہم گزشتہ رات سیلی سیلسل نامی گاؤں میں گھس گئے۔ اور وسطی حصہ کی سڑکوں تک بپاؤم سڑک کے کنارے کے گھروں پر قابض ہو گئے۔ دشمن نے بالمقابل حملہ کیا اور سخت لڑائی جاری ہے۔ بیلوئی این سنٹر کے قریب سینٹ ایلوئی جنگل میں جرمنوں نے جو حملے کئے تھے انہیں ہم نے لپا کر دیا۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ رائٹر کا نامہ نگار مقیم جنگی صدرات راوی ہے۔ کہ ہم جمعرات کے روز فلرس اور موروبل کے درمیان اپنے محاذ پر اہم اور ضروری نئے مورچوں تک آگے بڑھ گئے۔ مگر دیگر محاذ پر پیچھے ہٹ گئے۔ بعض وقت اپنی رو آگی کے مقام تک مگر اس سے پرے نہیں گئے۔ اور وجہ اس کی یہ تھی کہ وہ جگہ سخت گولہ باری کے لئے کھلا کھلی تھی۔ اور کوئی پناہ کی جگہ نہ تھی اور مخفی مشین گنس سے گولیوں کی بوچھاڑ آتی تھی۔ اور اس غرض سے بھی کہ دشمن کی زد سے بچکر دشمن کے مضبوط مورچوں پر گولہ باری کر سکیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ جرمن نقصان ہمارے نقصان سے عین دوگنا تھا۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ پیرس۔ ماہران فن جنگ بتاتے ہیں کہ فرانسیسی پیسرو نے جرمن کو منتشر کر دیا اور وہ اب خطرناک حالت میں ہے۔ فرانسیسی توپچیوں نے اس وادی کو اور اس واحد سڑک کو برباد کر دیا جو بیکورٹ کی سمت ایبلینکورٹ کے پیچھے ہے اور جہاں سے تمام جرمنی سامان پہونچایا جاسکتا ہے چہ اسے کی اُن سڑکوں پر بھی جو اور زیادہ عقب میں ہیں۔ جہاں سے سامان مشرقی سمتوں کو جاتا ہے۔ اُن پر سخت گولہ باری ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ گزشتہ جنرل ہیگ نے رپورٹ دی ہے کہ شوبین ریڈاوٹ پر جو حملہ گزشتہ رات دشمن نے کیا اُس میں دشمن کا سخت نقصان ہوا ہے۔ ہمارے بھاری توپ خانہ اور خندقی مورٹرس نے نیو ویل سینٹ واسٹ پر دشمن کے جنگی خطوط پر جکرا در بارتب گولہ باری کی جس سے عمدہ نتائج برآمد ہوئے۔

شوبین ریڈاوٹ پر ہم نے ۲۶۸ آدمی گرفتار کر لئے۔ ہمارا نقصان بہت خفیف تھا ہمارے ہوائی جہازوں نے ہمارے توپخانہ کے ساتھ ہو کر بڑا کامیاب عمل کیا۔ دشمن کے ایک توپخانہ کے مورچہ کو تو بالکل برباد کر دیا گیا۔ اور بہت سے مورچوں کو سخت نقصان پہونچایا گیا۔ دشمن کے ایک ریلوے سٹیشن پر اور ایک چلتی ہوئی باربرداری کی ریل پر کامیابی کیا تھ بم پھینکے۔

گزشتہ رات کا ایک مراسلہ جو پیرس سے آیا ہے مظہر ہے کہ سوم پر ایک سخت توپخانہ کی گولہ باری ہو رہی

ایڈیٹوریل نوٹس

کلیسیائی سوراجیہ کا مطالبہ مشن کی مخالفت نہیں ہے

(۲)

گذشتہ ہفتہ ہم نے اختصاراً اس بات کو ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ کلیسیائی سوراجیہ (سلف گورنمنٹ) مطالبہ کی لہر ہندوستانی کلیسیا میں بڑے زور سے جاری ہے۔ اور کہ کلیسیائی سلف گورنمنٹ وہ اعلےٰ معراج یا ہائیسٹ آئیڈیل ہے۔ جس کی تحصیل ہندوستانی کلیسیا کے لئے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ اُس کے بغیر ہندوستانی کلیسیا اپنے کمال کو پہونچ ہی نہیں سکتی۔ اور ہندوستانی مسیحی اور فارن مشنری صاحبان کا نصب العین یہی ہے اور اسی مقصد اعلیٰ کے حصول میں اُن کی متحد کوشش بھی ہو رہی ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ کلیسیائی سوراجیہ کا مطالبہ مشن کی مخالفت ہے؟ اگرچہ بعض تنگ خیال اور قوم کش ہندوستانی مسیحی اور انہیں کی تقلید میں کوئی اِکّا دکّا فارن مشنری بھی اس جائز اور مفید قوم و مذہب مطالبہ کو مشن کی مخالفت سے منسوب کرتے ہیں۔ اور اُس کے حصول میں سدراہ ہوتے ہیں۔ تو بھی ہر ایک نیک طینت اور مسیحی طبیعت مشنری اور ہندوستانی مسیحی ایسا خیال کرنا بھی ہرگز کبھی گوارہ نہ کریگا۔ اور نہ ہی مستحسن تصور کریگا۔ اور سلف گورنمنٹ کے مطالبہ کی چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانے کی کبھی کوشش کریگا۔ تجربہ ہم کو بتا رہا ہے۔ کہ اگرچہ بعض مشنری صاحبان اور ہندوستانی خادمان دین کے درمیان جو ہندوستان میں کام کر رہے ہیں۔ بعض اوقات کچھ کشمکش ہوتی بھی ہے۔ اور سوراجیہ کے صحیح مفہوم کے بارے میں اختلاف آرا ہوتا ہو مگر فی الحقیقت تمام فارن مشنری صاحبان اور اُن ہندوستانی ہمخدمت اور کل ہندوستانی مسیحی کا ایک ہی منشا اور مدعا کو اپنے مدنظر رکھتے ہوئے مگر کام کر رہے ہیں۔ منادی کے ذریعہ اور لوگوں کو مسیحی کلیسیا میں دھڑا دھڑ شامل کرنے اور ہندوستانی مسیحیوں کی تعداد بڑھانے اُن کو متفرق صنعت و حرفت اور دستکاری کی تعلیم دینے۔ ہندوستانی مسیحیوں کے آبادیں گاؤں بسانے۔ اُن کی تعلیم کرانے اور بعض صورتوں میں اعلےٰ تعلیم دلانے متفرق فنون سکھانے اور اسی قسم کی اور مناسب اور ضروری باتوں کے ذریعہ سے ان کو سلف سپورٹنگ کی جانب لے جا رہے ہیں۔ جو سلف گورنمنٹ کا ایک ضروری اور بنیادی اور سب سے افضل عنصر ہے۔ اگر ہندوستانی مسیحی واقعی سلف گورنمنٹ کے جویاں ہیں تو مشن کے ساتھ مگر سب سے پہلے سلف سپورٹ میں جان و جسم سے کوشش کریں۔ جو کوششیں فارن مشنری صاحبان اس امر اہم میں کر رہے ہیں وہ بذات خود اس امر کی بیّن دلیل ہے کہ کلیسیائی سلف گورنمنٹ کا مطالبہ مشن کی مخالفت نہیں بلکہ موافقت ہے۔ اُن کی کوشش اور سعی یہی ہے کہ ہندوستانی کلیسیا اپنے پیروں پر کھڑی ہو۔ اپنی حالت سے بخوبی واقف ہو۔ اپنی ذمہ داری کو جانے اور اپنا انتظام آپ کرے۔ وہ لوگ ہندوستانی کلیسیا کو اس وقت کے تیار کر رہے ہیں۔ جبکہ ہندوستانی کلیسیا میں اُن کی موجودگی کی چنداں ضرورت ہی نہ رہے۔ متفرق پریذبٹیرین مشن مثلاً امریکن پریسبٹیرین مشن اور چرچ مشن کی پنچ کونسلیں اس امر کی شاہد ہیں اور نمونہ ہیں۔ پس جب کبھی کوئی ہندوستانی مسیحی ہندوستانی مسیحی کلیسیائی سلف گورنمنٹ کی بابت ذکر کرے۔ یا قلم اُٹھائے تو اُس پر مشن سے مخالفت کا الزام ہرگز عاید نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی مشنری صاحبان کو اُن پر کسی قسم کا اشتباہ کرنا سمجھنا ہے۔ بلکہ برعکس اس کے جس قدر ہندوستانی لوگ ہندوستانی مسیحی کلیسیائی سلف گورنمنٹ (سوراجیہ) پر گفتگو کریں۔ اور جس قدر اُس کی تحصیل میں سعی اور محنت اور تجاویز کریں اور جس قدر وہ ان تجاویز کو عمل جامہ پہنانے میں تگ و دو کریں اسی قدر زیادہ مشنری صاحبان کو خوش ہونا اور اس اہم اور ضروری کام میں اُن کی امداد کرنا اور وسائل بہم پہونچانا لازم اور مناسب اور مستحسن ہے۔ کیونکہ وہ اسی مدعا کے حصول کے درپے ہوتے ہیں۔ جو فارن مشنری صاحبان کا بھی نصب العین ہے۔ پس جب یہ کوشش جائز ہے۔ اور مشنری صاحبان کا مدعا بھی یہی ہے۔ تو ہندوستانی مسیحیوں کو بڑے اتفاق سے۔ ہر قسم کے تفرقہ اور امتیازات اور خود غرضی کو بالائے طاق رکھکر۔ نہایت سرگرمی اور کوشش سے۔ اور سب کے اوپر خدا سے دعا مانگ کر اور اُس پر بھروسہ رکھکر سخت کوشش کرنا چاہیئے۔ ایسے ہندوستانی مسیحی لیڈر اُٹھیں جو جابجا جلسے کریں۔ ان میں تجاویز سوچیں اور کام کرنے کی سکیمیں بنائیں اور ہر صورت سے ہر بات کو عمل جامہ پہنانے کی جد و جہد کریں۔ مشنری صاحبان کو اپنے میں لیں۔ اور اُن کی صلاح و مشورہ سے بھی فیض اُٹھائیں اُن کو ایسے طور پر تیار اور مستعد کریں۔ کہ وہ بھی ہزار جان سے اُن کی مدد کرنے اور اُن کو وسایل

ہم پہونچانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو نتیجہ برعکس پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح اتفاق اور میل محبت سے کام اچھا چلتا ہے اور معاملہ مستجاب ہوتا ہے۔ مذہب کو تقویت پہونچتی ہے خوشی اور مسرت اور کامیابی رونما ہوتی ہے۔ ورنہ جس بادشاہت میں نفاق ہو وہ قائم نہیں رہ سکتی اور جس گھر میں جھگڑا ہو۔ وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ پس مسیحیوں کو خصوصاً ہندوستانی مسیحیوں کو اس مشکل گزرندی مہم میں بڑی ہوشیاری اور دوراندیشی اور بردباری سے کام کرنا چاہیے۔ آخر میں ہم پھر خداوند کے اس سنہری مقولہ کی طرف اپنے ناظرین کی توجہ کو مبذول کراتے ہیں جس پر عمل کرنے سے ہم اس سلف سپورٹنگ اور سلف گورنمنٹ ہی کے قابل ہو جاوینگے۔ بلکہ خدا کی بادشاہت کو اس ملک ہندوستان میں پھیلا اور قائم کر دینے میں پورے طور پر کامیاب ہونگے۔ وہ قول یہ ہے۔ اگر آپس میں محبت رکھوگے تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔

سنیاسی مشن

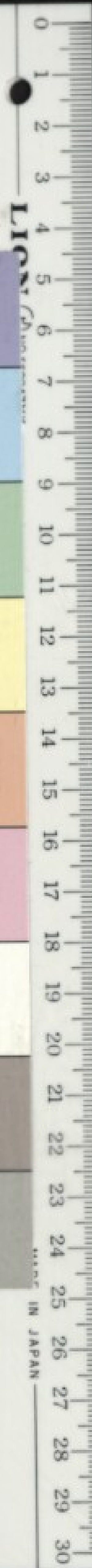
گذشتہ ہفتہ میں ہمارے پیارے بھائی نرسیانند بھارتی جی کا پھر ایک نیا مضمون شائع ہوا تھا جس کو پڑھکر ہمیں خوشی ہوئی اور امید ہے کہ ہمارے ناظرین بھی کچھ کم خوش نہ ہوئے ہونگے۔ آپ نے اپنی مشن کے ایک دو دستورات بھی ظاہر کئے تھے۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ واقعی مسیحی مذہب کو بالکل شاستری طرز و طریق پر مانتے اور اُس کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بھارت ورش میں آدھے سے ادھک نام ہی ناتھ کو موکش داتا مانتے ہیں۔ اور بھی جہاں تک ان کے مضامین گذشتہ سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کام بڑی خوش اسلوبی اور اعلیٰ انتظام سے چل رہا ہے۔ اور بڑے بڑے لوگ ان میں شامل ہیں۔ اور ان کے اپدیشکوں میں بڑے بڑے پنڈت اور شاستری اور مہامہوپادھیائے اور ہندوستان کے چوٹی کے ودوان اور دولتمند پائے جاتے ہیں۔ اور جہاں تک ہم نے ایک مہاتما کی زبانی اس مشن کی بابت سنا ہے جس کا نام بتانے کی کوئی ضرورت نہیں ان سب باتوں سے ہمیں بڑی مسرت اور دلی اطمینان پیدا ہوا جس مخفی طور پر وہ کام کرتے ہیں۔ وہ ہم کو خداوند کی اس تمثیل کی طرف لے جاتا ہے۔ کہ خدا کی بادشاہت ایسی ہے۔ جیسے کوئی آدمی زمین میں بیج ڈالے۔ اور رات کو سوئے اور دن کو جاگے۔ اور وہ بیج اس طرح اُگے اور بڑھے کہ وہ نہ جانے۔ زمین آپ سے آپ پھل لاتی ہے۔ پہلے پتی پھر بالیں۔ پھر اُس کے بالوں میں تیار دانے پھر جب اناج پک چکا تو وہ فی الفور درانتی لگاتا ہے۔ کیونکہ کاٹنے کا وقت آپہونچا۔ اور کہ آسمان کی بادشاہت نمود کے ساتھ نہیں آتی۔ اگر ابھی آپ کا وقت ظاہر ہونے کا وقت نہیں تو وقت سے پیشتر ظاہر نہ ہوں آپ کا کام اگر پختہ ہو کر ظاہر ہوگا تو زیادہ موثر اور دیرپا ہوگا اور اس کو کبھی جنبش نہ ہوگی۔ میں بڑا خوش ہونگا۔ کہ بھارتی جی مجھ کو خط لکھیں اور اپنا یا اپنے کسی سیوک کا پتہ دیں تاکہ اس سے ملاقات کیجائے۔ اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے فرمانے کے مطابق عمل کیا جائیگا۔ صرف مجھے آپ جیسوں کے دیدار اور آپ کی مشن کے کسی سربرآوردہ سے گفتگو کرنے کا شوق اور سخت آرزو ہے تاکہ ہم آپس کی صحبت سے محظوظ ہوں۔ امید ہے بھارتی جی میری اس عرض کو قبول فرمائینگے۔

نور افشاں کی توسیع اشاعت میں ناظرین حصہ لیں

کیلاش کے مہرشی اور سوامی سُندر سنگھ جی کی گفتگو۔

گذشتہ ہفتہ ایک مضمون تھا جس کی بابت قدرے کہنا ہے۔ وہ سائیں سندر سنگھ کا وہ مکالمہ ہے جو کیلاش پربت کے مہرشی اور ان کے درمیان معرض وقوع میں آیا تھا جس میں مہرشی موصوف نے اسبات کے ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ آدم و حوا کی گنہگاری سے پہلے بھی باغ عدن میں اُن کی بے گناہ حالت میں ان سے اولاد پیدا ہوئی تھی۔ کلام سے اُنہوں نے بہت سے حوالے بھی دے کر اس مضمون پر حتی الوسع روشنی ڈالی ہے۔ ایسی باتوں کی بابت اور اس امر کے بارے میں کہ ایک ایسی مہرشی کیلاش کے پربتوں میں رہتا ہے جس کی عمر ۳ سو سال سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ اور وہ ایسا ہے ویسا ہے۔ ہماری دانست میں ہماری جانب سے تائید یا تردید کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ ہر شخص کی اپنی تحقیقات اور تجربہ ہے۔ ایڈیٹر ہر مضمون کی تائید یا تردید کا ذمہ دار نہیں ہے ہاں اپنی رائے کسی مضمون پر ظاہر کرنا یا نہ کرنا اور بات ہے اور اس میں بھی وہ مجبور نہیں۔ خاموشی اس امر کی دلیل نہیں کہ کسی مضمون کے ساتھ ہمارا اتفاق رائے ہے۔ یا نہیں۔ نہ ہم اپنے نامہ نگاروں اور مضمون نویسوں کی خواہمخواہ تردید کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے معاملات کو صرف ناظرین ہی پر چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ مگر جس کے بارے میں مناسب سمجھا جاتا ہے اس پر اظہار رائے کرنا بھی نامناسب اور غیر موزوں متصور نہیں ہو سکتا۔ ایسے کسی مہرشی کی موجودگی کے ماننے میں کوئی ہرج نہیں اور نہ ماننے میں بھی کچھ ہرج نہیں۔ ہاں جس کو شک ہو وہ سائیں سندر سنگھ سے فیصلہ





کرے۔ شک نہ ہو تو نہ سہی ہم کسی کی ناراضگی ہیں کیوں دخل دیں۔ خاموشی سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ اڈیٹر کا اس سے اتفاق رائے ہے۔

ہم خدا کے نزدیک ... مسیح کی خوشبو ہیں ...

جیسا کہ رومی قوم میں فتحمندی کے وقت سجدہ جلایا کرتے۔ اور اُس کی خوشبو کی لپٹیں چاروں طرف ہوا میں اُڑتی تھیں۔ اسی طرح پولوس رسول کی زندگی میں جہاں کہیں وہ جاتا تھا۔ اُس کے ارد گرد مصلوب اور زندہ مسیح کے بیش بہا علم کی خوشبو انجیل کی منادی سے چاروں سمت پھیل جاتی تھی۔ ہم یعنی پولوس اور اُس کے ہم خدمت اور اُس کے بعد تمام مسیحی اور مسیحی مناد اور واعظ مسیح کی خوشبو ہیں۔ یہ تصور ہندو علم ادب میں بھی موجود ہے۔ بودھ مت کی کتاب دھمپد میں مسطور ہے۔ پھولوں کی باس ہوا کے مخالف رخ پر نہیں چلتی۔ اور نہ ہی صندل یا تگر اور ملیکا پھولوں کی خوشبو۔ مگر نیک لوگوں کی خوشبو ہوا کے مخالف رخ پر بھی رواں ہوتی ہے۔ نیک آدمی ہر جگہ دہکتا ہے۔ صندل چوب یا تگر یا کنول پھول یا واسیکی جو اس قسم کے عطریات میں سے ہیں۔ مگر خوبی کا عطر ان سب قسم عطریات سے سبقت رکھتا ہے۔ یہ تین ایک قسم کی خوشبو ہے۔ جو چوب صندل یا تگر سے پیدا ہوتا ہے۔ ان لوگوں کا عطر (خوشبو) جو نیکی سے ملبس ہیں۔ دیوتاؤں تک جو سب سے اونچے رہتے ہیں پہنچتا ہے۔ ٹیگار ام کی نظم میں جو مرقوم ہے۔ صندل کے بوٹے کو حاجت نہیں۔ کہ وہ دوسرے درختوں کو اپنے پاس بلائے۔ اور اُن سے اپنی ہی عطر (خوشبو) کا ذکر کرے۔ اس کی اندرونی خوبی اُس کی اپنی طاقتوں کے ذریعہ سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ اگر وہ چاہے بھی تو اپنی خوشبو کو روک نہیں سکتا۔ سورج جب دنیا کو بیدار کرنا چاہتا ہے۔ تو اُسے اس کام کے لئے اپنی کرنوں کو جگنے کا حکم کرنے کی ضرورت نہیں۔ بگلہ کہتا ہے۔ بادل موروں کے ناچنے کا باعث ہوتے ہیں۔ کوئی شخص اس سچائی کو مخفی نہیں کر سکتا۔ ملاکر تنقید

(۵۱۲ ایپارسی آرتھر کراسویٹ صاحب کی تفسیر)

ڈنمارک کی شمولیت جنگ میں

۲۰ ستمبر کا اخبار گلوب جو نیو یارک میں چھپتا ہے۔ ایک خبر کا جو ترپس سے اس کو موصول ہوئی تھی۔ خصوصیت کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔ کہ اغلب ہے کہ ڈنمارک۔ سلیشوگ ہولسٹین کے دنبش حصے کو جرمن سے واپس لے لینے کی غرض سے اتحادیوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہو جائے۔ اخبار گلوب یہ بھی کہتا ہے کہ بلغاریہ نے علیحدہ صلح کے لئے درخواستیں کی ہیں۔ اور کہ برطانیہ عظمٰی تو اس بات پر راضی تھا۔ مگر روس نے اتفاق رائے ظاہر کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ تم سے صوفیہ میں بلغاریہ کے ساتھ صلح کرنے کی تجویز کی ہے۔

قیصر جرمن کا مذہب

اخبار فیگارو مظہر ہے کہ جرمن سپاہیہ میں آجکل فرضی سرکاری خط و کتابت سے بہت کچھ کر رہا ہے۔ جس کے رو سے اس امر کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ قیصر نے مخفی طور پر رومن کیتھولک مذہب اختیار کر لیا ہے۔ اور رومی کلیسیا میں داخل ہو گیا ہے۔ اور کہ جونہی قیصر جنگ فتح کر لیگا تو نہی وہ اپنے نئے مذہب کا اعلان کر دیگا۔ اخبارات یہ بھی کہتے ہیں کہ جبتک کلیسیا کے ساتھ انصاف نہ کیا جائیگا۔ تب تک صلح نہیں ہو سکتی۔ اور کہ نہ صرف پوپ کی قدیم سلطنت کا بحال ہو جانا ہی لازمی ہے۔ بلکہ اس کی وسعت بالفعل و سمندر تک وسیع ہونا ضروری ہے۔ اسی کے متعلق یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہے کہ قیصر حال ہی میں کو ونے کیتھیڈرل کی زیارت کو گیا۔ تاکہ وہاں جا کر ہالی گنثر کے ساتھ دعا کرے اور آلہی برکت حاصل کرے۔ لیکن ساتھ ہی اس امر کو بھی نوٹ کر لینا انسب ہے کہ کچھ بہت عرصہ نہیں گذرا ہے کہ خود شہنشاہ جرمن نے گرینڈ ڈیوک آف ہیسے کو لکھا تھا کہ زندگی میں میرا بڑا مقصد رومی مذہب کی بیخ کنی اور اُسے برباد کرنا ہے۔ جس سے میں نفرت کرتا ہوں اور اس امر کی تصدیق یوں ہو جاتی ہے۔ کہ جرمن کے شاہی خانگی معاملات میں ایک بھی رومن کیتھولک ملازم نہیں ہے۔ قیصرہ جرمن جب کبھی اس ہسپتال کا معائنہ کرنے جاتی ہے۔ جس کی بنیاد اُس نے خود ڈالی ہے۔ تو سب سے پہلے یہ سوال کیا کرتی ہے کہ کیا تم کیتھولک ہو؟ اگر جواب اثبات میں ملتا ہے۔ تو وہ وہاں سے آگے چل دیتی ہے۔ اور کچھ مضائقہ نہیں خواہ وہ مرد ہو یا عورت جس سے یہ جواب ملا کتنا ہی بیمار کیوں نہ ہو۔ وہ اس ہسپتال سے نکال دیا جاتا ہے۔ جرمن قیصر کا مذہب گرگٹ کی طرح کئی رنگ بدلے ہیں۔ ٹرکی کو جب جنگ میں شریک کیا تو اعلان کر دیا تھا کہ میں مسلمان ہوں۔ جب پولینڈ میں داخل ہوا تھا تو یہودیوں سے کہا تھا کہ میں خدا کی طرف سے تمہیں چھڑانے آیا ہوں اور میں یہودی ہوں۔ اور اب جبکہ ہسپانیہ کو

گانٹھنا چاہتا ہے تو اپنے رومن کیتھولک ہونے کا اعلان کر دیا۔

میتھوڈسٹ لوگوں کا مطالبہ میدان جنگ میں

گذشتہ ماہ انگلستان کی ویسلین سرکٹ کی پراونشل سہ ماہی میٹنگ نے اتفاق رائے سے یہ رزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ اپنے ٹریننگ کیمپس میں اور میدان جنگ کی فوجوں میں میتھوڈسٹ سپاہیوں کی ایک بڑی بھاری تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کوارٹرلی میٹنگ ویسلین میتھوڈسٹ کمیٹی آف پریویلیجز کو مجبور کرتی ہے۔ کہ وہ وار آفس سے فوری اور اگر ضرورت ہو تو لگاتار سفارش کرے کہ وہ اُس ناپاک اور کفر آمیز زبان کا خاتمہ کرے جو ہماری کلیسیا کے فرزندوں کے حق میں قواعد اور پریڈ کے وقت نان کمیشنڈ افسروں سے استعمال کیجاتی ہے۔ ہمارے سپاہی خصوصاً والنٹیئر ہیں نہ کہ جبراً بھرتی کئے ہوئے۔

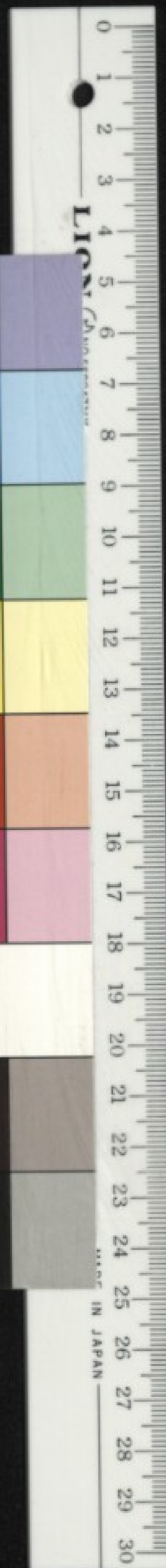
خشکی کا ڈریڈناٹ یا خشکی تالاب

جسکا ذکر ہم کسی گذشتہ پرچہ میں اختصاراً کر چکے ہیں۔ اُسکا ذکر سر ڈگلس ہیگ نے ۵ ستمبر کی اپنی خبر میں کیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ یہ گاڑی اور اُس کے تمام حالات ابھی تک سرکاری طور پر مخفی رکھے گئے ہیں۔ مگر ٹائمز نے اُس کے کچھ حالات ظاہر کر دیئے ہیں جو دلچسپی سے خالی نہیں۔ وہ ذکر کرتا ہے کہ کچھ عرصہ سے لنکن میں سرگوشی ہو رہی ہے۔ کہ مسلح گاڑی جس نے ابتدائی ایام جنگ میں لنکنشائر میں عمدہ خدمات کی ہیں۔ اور آخر کار مصر میں نمایاں کام کئے ہیں۔ وہ کامیابی کے ساتھ تجربہ کے مرحلے سے گذر چکی ہے۔ اور بڑے جارحانہ حملہ کے دوسرے دور میں غالباً مستعمل ہونے والی ہے۔ اس نئی گاڑی کی بناوٹ کی بابت تا حال بہت کم معلوم ہے۔ بعض اس کو ”تالاب“ ”ٹینکس“ کہتے ہیں۔ اور بعض بطور مزاح ”ویلیز“ کہتے ہیں جس ملک میں یہ گاڑیاں چل رہی ہیں اُس کی حالت سے جو بار خدہ توپ کے گولوں سے نہایت شکستہ ہے کسی قسم کی سڑک نہیں ہے اور جہاں خندقوں کا جال بچھا ہوا ہے اُس سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی عام پہیہ دار گاڑی ان تمام مشکلات پر غالب آ نہیں سکتی۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ ناقابل شکست گاڑی جو نہ تو بندوقوں کی گولیوں سے اور نہ ہی کلدار توپوں سے ٹوٹ سکتی ہے۔ اور اپنے اندر سے آتش برسانے والی گاڑی اور جو کچھ اُس کے سامنے آ جائے۔ فنا کر ڈالنے والی کل واقعی ایک عجیب و غریب بناوٹ کی ہوگی یہ ایک سربستہ راز تھا۔ مگر سر ڈگلس ہیگ نے اس کا کچھ حل کر دیا ہے۔ لیکن اصل حقیقت تا حال نامعلوم ہے۔ ہاں البتہ جہاں یہ گاڑی جاتی ہے۔ راستہ میں سے ساری رکاوٹوں خاردار تاروں کے جالوں اور تمام راستہ کی مشکل اور ضرر رساں چیزوں کو میٹی اور چکنا چور کرتی جاتی ہے۔ نیویارک ٹائمز اس گاڑی کی ایک خوبی یہ بیان کرتا ہے۔ کہ یہ مشین چلتی ہوئی اپنے آگے آگے اپنے لئے خود بخود سڑکیں (ریلیں) بچھاتی اور پیچھے سے اُن کو اُٹھاتی جاتی ہے۔ اور طرہ اس پر یہ ہے۔ کہ باوجود اس کے اُس کے پہیے زمین پر مطلق نہیں لگتے: چلتی ہوئی چاروں طرف مار کرتی ہے۔ ادھر خوج اور مورچے کا قلع قمع کرتی ہے۔ توپ اور مشین گن اس کے سامنے خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بُری طرح آدمیوں اور دیگر اشیاء کا ستھراؤ کرتی جاتی ہے۔

مردانہ لباس میں ایک روسی لیڈی

چند ہی ایام کا ذکر ہے کہ ایک پنجابی عورت کے میدان جنگ میں اپنے خاوند کے پاس مردانہ بھیس کر کے جا پہنچنے کی خبر اخبارات میں گشت کر چکی ہے۔ مگر اب حال ہی میں خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ روس کی ایک شہزادی بھی مردانہ بھیس کر کے میدان جنگ میں جا کر معرکہ میں شریک ہوئی اور زخمی ہو کر ہسپتال میں آ پڑی اس وقت اُس کا راز فاش ہو گیا کہ وہ عورت ہے۔ اس شہزادی کی عمر صرف بائیس سال کی ہے۔ اس کا خاوند شہزادہ وولونسکی ابتدائے جنگ میں جرمنوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اُس کا والد اور برادر بھی عین معرکہ میں کام آئے۔ یہ شہزادی جو قوی ہیکل اور عزم بالجزم رکھنے والی عورت ہے۔ یہ دیکھ کر والنٹیئر ہو کر فوج میں بھرتی ہو گئی۔ جب جنوبی مغربی محاذ پر چند ماہ جنگ کر چکی تب اُس کی شخصیت کی تشخیص ہو گئی وہ مقام کاسف میں بھیجی گئی تاکہ وہاں فوج سے وہ خارج کر دی جائے۔ مگر وہ اپنے محافظین کی آنکھوں میں خاک ڈال کر جنگ میں پھر جا شامل ہوئی۔ یہاں وہ زخمی ہو گئی اور خرکوف کے فوجی ہسپتال میں جا پڑی۔

اگرچہ جنگ کے سبب سے بہت سی جانیں ہلاک ہو چکی ہیں۔ مگر لوگ خدا کے نزدیک زیادہ ہو گئے ہیں۔



مراسلات

اسسی کا سینٹ فرانسس

(ترجمہ۔ گزشتہ سے پیوستہ۔)

جب اُس کا بخار اُتر گیا۔ اور اُسے طاقت آنے لگی۔ اُس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ کہ ایک دفعہ اور اُن پہاڑوں کی سیر کرے جن کو وہ پیار کرتا تھا۔ اور کہ امبریا کے خوبصورت وسیع میدان کو پھر دیکھے۔ اُسے اُمید تھی کہ جب میں موسم بہار کی خوشبو دار عمدہ تازی ہوا کھاؤں گا تو زندگی کی خوشی پھر میرے پاس واپس آجائیگی اُس کا خیال اس پر تھا۔ مگر اُسے اور زیادہ تنہائی کی صورت نظر آئی۔ اور اُس کو اپنی زندگی کی بطالت کا احساس زیادہ ہونے لگا۔ وہ گزشتہ زمانہ کے خیال سے بہت بیزار ہوگیا۔ اور اُسے کچھ بڑا اور شریف کام کرنے کا بے سرو پا خیال اکثر رہا کرتا تھا۔ ایسے وقت میں انسان زیادہ تر اپنے آپ کو قربان کردینا چاہتا ہے یعنی محبت اور ایمان کے خیال سے۔ لیکن اُس کے دوستوں میں کوئی نہ تھا جو اُس کا مطلب سمجھتا۔ حصہ سب اُس کے لئے ظاہرداری سے زیادہ نہ تھا۔ جیسا اُن دنوں میں اوپینگر دل کے لئے تھا۔ انجیل کا مسیح اس کے لئے ہنوز زندہ نہ ہوا تھا۔ اُس نے کبھی اُس کی خوبصورتی نہیں دیکھی تھی۔ پھر اُس کے مجبور کرنے والے پیار کو محسوس نہ کیا تھا جو اب بھی اُس کے پیچھے چل رہا تھا۔ اور اُسے ایک مستقل طاقت سے کھینچ رہا تھا۔

اس وقت ایک واقعہ پیش آیا جس نے اُس وقت اُس کا دل جہالت اور غم سے پھیر دیا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس واقعہ سے اُس نے وہ موقعہ دیکھا جس کی اُسے خواہش تھی۔ اسسی کا ایک امیر اُس تمدنی لڑائی میں حصہ لینے کی تیاریاں کر رہا تھا جو جنوبی اٹلی میں ہو رہی تھی۔ یہ سنتے ہی فرانسس اُس کیساتھ جانے کی اور ایک نواب سے جس کا نام جنٹائیل تھا جنگ بہادر بننے کی تمنا رکھتا تھا۔ اس واسطے اُس نے اسپنے گھوڑے اور زین و سامان تیار کئے جیسے اُس سے ہوسکے۔ ایک رات جب اُس نے اس کام کو پورا کرنے کے لئے اپنا پکا ارادہ کیا۔ اور سفر کرنے کی خواہش اس کے دل میں جوش زن تھی۔ اُس نے ایک خواب دیکھا۔

اُس رات کو سوتے وقت کوئی اُس پر اُس کا نام لیتا ہوا ظاہر ہوا۔ اور اُسے ایک عمدہ محل میں لے گیا محل بہادری کے زرہ بکتروں۔ چمکدار ڈھالوں اور دیگر ملبوسات سے جو دیوار پر ٹنگے تھے۔ بھرا تھا گویا گروہ بہادروں کی انتظاری کرتا تھا۔ کہ اپنے تئیں اُن سے مسلح کریں۔ اور جب وہ خوش ہوتے ہوئے اپنے دل میں چپ چاپ اس بات پر تعجب کر رہا تھا کہ یہ کیا چیزیں ہونگی۔ اُس نے پوچھا کہ یہ ہتھیار (باقی آئندہ)

پنجابی مسیحی سپاہی سکندرآباد میں

ہمارے ناظرین جو کہ پنجابی مسیحیوں کی فوج میں بھرتی ہونے میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل خط کو پڑھکر نہایت محظوظ ہونگے۔ جو کہ ایڈیٹر ریکارڈ آف کرسچن ورک کے نام مسیحی سپاہیوں کی بابت جبکہ وہ فرائض منصبی سے فرصت پاتے ہیں۔ چند امور کا ذکر کرتا ہے۔ وہو ہذا۔

سکندرآباد دکن۔　　　اپریل ۱۰ ۱۹۱۶ء

ڈیر مسٹر مڈوی۔

دی ریکارڈ آف کرسچن ورک بابت ماہ مارچ میرے سامنے ہے۔ اُس کے صفحہ ۱۴۶ پر پنجابی مسیحیوں کے فوج میں بھرتی ہونے کا اشارہ ہے۔ میرے گردو نواح میں ہندوستانی پلٹنیں ہیں جن میں عیسائی نوجوان بھرتی کئے جارہے ہیں یوں تو عیسائی کئی ایک سالوں سے ہندی فوجوں میں داخل ہورہے ہیں۔ لیکن آج تک ان کو بھاری تعداد میں بھرتی کرنے کی کوشش نہیں کیگئی۔ پنجاب کی چرچ اف انگلینڈ مشن کے ممبر نمبر ۹۸ کرناٹک میں بمقام ترمدو رکھے جاتے ہیں۔ جو کہ سکندرآباد سے دو تین میل کی مسافت پر ہے۔ اور پریسبٹیرین نمبر ۸۳ والاجاہ لائٹ انفنٹری میں بھرتی کئے جاتے ہیں جس کی لائنیں ہمارے بنگلے کے بالکل نزدیک ہیں جب میں نے ان لوگوں کے فوجی داخلہ کی نسبت پڑھا تو میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ان لوگوں کی بابت چند امور کا ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کیونکہ مجھ کو کئی مہینوں سے ان کے ساتھ شخصی تعارف ہے۔ پادری ولیم ڈیگیٹی صاحب سکاچ مشن پنجاب واقعہ سیالکوٹ نے اپنی مشن کے مسیحی نوجوانوں کے فوجی داخلہ کا ذکر کرتے ہوئے۔ تحریر فرمایا ہے۔ کہ ان کی نگہبانی کی جائے۔ چرچ آف سکاٹ لینڈ کا یہاں ایک چیپلن ہے۔ جو صرف یورپینوں کی پاسبانی کرتا ہے۔ لیکن کوئی دیسی کام نہیں کرتا۔ میرا کام تلگو زبان میں ہوتا ہے۔ چونکہ چرچ مشنری سوسائٹی کے مسٹر براؤن صاحب زبان اُردو میں کام کرتے ہیں۔ جس کو پنجابی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ اس واسطے یہ انتظام ہوا ہے۔ کہ مسٹر براؤن ان لوگوں کو سکاچ مشن کے گرجے میں ہر

اتوار کی صبح کو عبادت کرایا کریں۔ اور میں اُن کے اخلاقی پہلو کا خیال رکھوں۔

مسٹر براؤن صاحب پلٹن نمبر ۸۳ کی لائنوں سے پانچ میل کے فاصلے پر چھ گھاٹ میں رہتے ہیں۔ اگرچہ آدمی اُن کے پاس جا نہیں سکتے۔ لیکن ان کے واسطے میرے مکان پر آجانا نسبتاً آسان ہے۔

یہ لوگ میرے بنگلے پر آنے سے خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ میں اور میم صاحبہ دونوں عمر رسیدہ آدمی ہیں۔ اور وہ ہمیں ماں اور باپ کہکر پکارتے ہیں۔ ہندوستانیوں کو والدین سے بڑی گہری محبت ہوتی ہے۔ اور جو اُن پر مہربان ہو اُسے ماں اور باپ کہکر پکارتے ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگوں میں قاعدہ ہے۔ کہ بزرگوں کو عزت کی رو سے دادا یا دادی کہتے ہیں۔ پنجابی لوگ جس وقت ڈیوٹی سے فارغ ہوتے ہیں تو یہاں آجاتے ہیں۔ جب میں چند ایک کو برآمدہ میں دیکھتا ہوں۔ تو فوراً باہر نکلکر اُن سے مصافحہ کرتا۔ اور اندر لے آتا ہوں اگرچہ میں کسی ضروری کام میں معروف بھی ہوں تو بھی لوگ مداخلت کرتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں یہی لوگ ہیں جن کی امداد کرنا۔ اور قدر کرنا ہمارا فرض ہے۔ نہ میں اور نہ میم صاحبہ اُردو جانتی ہیں۔ اس لئے جب ہمارے دوست تشریف لے آویں۔ ہم فوراً خانساماں کو بلاکر اُس کی معرفت ان لوگوں سے بخوبی تبادلہ خیالات کر لیتے ہیں۔ جب کچھ دیر تک بات چیت ہو چکتی ہے۔ تو یہ لوگ باجہ منگوا کر اُردو ریکارڈ کے گیت سنتے ہیں۔ بعدہ وہ اپنی مادری زبان پنجابی میں گاتے ہیں یہ پریسبٹرین ہیں۔ اور زبوروں کا پنجابی ترجمہ استعمال کرتے ہیں (پادری شہباز صاحب کے پنجابی منظوم زبور کی طرف اشارہ ہے۔ مترجم) ۲۳ واں۔ ۱۰۶ واں۔ ۴۷ واں ۶۲ واں زبور زیادہ مرغوب معلوم ہوتے ہیں۔ چند ایک اور بھی ہیں۔ جو مجھے اس وقت یاد نہیں۔ عام ہندوستانیوں کی طرح اُن کی قوت حافظہ بڑی تیز ہے۔ چنانچہ تمام زبور بغیر کسی نوٹ یا کتاب کے ازبر رکھے ہیں۔ جب کافی وقت تک بیٹھ چکتے ہیں تو ان میں سے ایک نوجوان جو چند الفاظ انگریزی کے جانتا ہے۔ وہ الفاظ کہتا ہے جنکا ترجمہ ہے۔ اب ہم دعا کریں۔ تب سب کے سب سر بسجود ہو جاتے ہیں۔ اور ایک اُن میں سے دُعا مانگنے لگتا ہے۔

عموماً یہ نشان اُن کی روانگی کا ہوتا ہے۔ پھر سب کے سب مصافحہ کرکے اپنی لائنوں میں چلے جاتے ہیں۔ کرسمس کی صبح کو مین تڑکے اُن کا ایک بھاری گروہ دروازے پر آموجود ہوا۔ میں نے اُن کو اندر بلاکر روشنی کی۔ اور میم صاحبہ نے تیل کا چولہا گرم کیا۔ اور جلدی سے قہوہ تیار کرکے ان کو پلایا۔ ان مضبوط نوجوانوں کا مشرقی طریقہ کے مطابق فرش پر پاؤں پسار کے بیٹھنا عجب لطف دیتا تھا۔ جس طرح ان کی طرز نشست تھی۔ اُس طرح اگر کسی ولایتی کو بیٹھنے پر مجبور کیا جاوے۔ تو خیال کریگا کہ اُس کو شکنجہ میں دیئے گئے ہیں۔ (یہ ایک قسم کا مذاق ہے۔ مترجم) اس دن اُنہوں نے بمقابلہ اور دنوں کے بڑے سخت جوش سے گیت گائے۔ بانتائے راگ کئی بار یسوع جے۔ جے کے نعرے لگائے۔ جو نوجوان میرے بنگلے پر آتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر امریکن پریسبٹرین مشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ لوگ دوسری نسل کے مسیحی ہیں۔ اکثر دفعہ جب ان سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ خود مشرف بہ مسیحیت ہوئے تھے۔ تو ہمیشہ یہی جواب ملتا ہے کہ نہیں اُن کے والدین مسیحی ہوئے تھے۔ الراقم۔ خادم۔ خان ازبکی۔

نجات کی راہ

ہر شخص کو نہایت ضروری ہے کہ روزمرّہ اپنی روح کی حالت پر غور کرے۔ سب لوگ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ دین کی بابت غور کرنا سب اور ضروری باتوں کی نسبت نہایت ہی ضروری ہے کیونکہ انسان کا اخلاق سوائے حقیقی مذہب کے کسی اور طرح سے درست ہو نہیں سکتا۔ ہم لوگوں کو حقیقی پہچان کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ الہام کے ذریعہ سے اِن باتوں کا پتہ لگتا ہے۔ مثلاً کیوں خدا نے انسان کو بنایا؟ انسان کیا ہے؟ خدا کیا ہے؟ اس روح کے لئے جو ہمیشہ رہیگی جزا و سزا کیسی ہے؟ انسان کا خدا سے کیا تعلق ہے؟ اس جہان و آئندہ جہان میں اطمینان اور تسلی کس مذہب میں ہے؟ ایسے سوالات دنیا کے اور سوالوں سے زیادہ ضروری و بھاری ہیں بائبل خدا کا کلام ہے نجات کے متعلق ہم لوگوں کو جو باتیں جاننے کے لئے نہایت ضروری ہیں بتاتا یا روشن کرتا ہے۔ یہ کلام ایک راہ ہے جو آسمان پر پہونچاتا ہے۔ اور "مانسی" (دل) اور اُس کے "ستیہ" دشمن کی سخت عاقبت کو خوشی سے بدل ڈالتا ہے۔ رومی ۱/۱۶ اس لئے کہ وہ ہر ایک کی نجات کے واسطے جو ایمان لاتا ہے۔ خدا کی قدرت ہے کہ انسان کی حالت کو بدل ڈالے اور ہمیشہ کی زندگی کو پہونچا دے"۔ وہ کلام کونسا ہے؟ ضرور ہے کہ انسان اُس کی تلاش کرے۔ اور پاکر اُس کو قبول کرے۔ اِس دنیا میں ہم کیسے ہی امیر و مشہور ہوں۔ اور دنیا کی تمام خوبیاں ہمیں نصیب ہوں۔ اور آرام کے ساتھ اپنی

زندگی گذرانتے ہوں - پر اگر روحانی زندگی کی بابت بے پرواہ ہوں تو کیا فایدہ ؟ - اگر کوئی تمام جہان کو حاصل کرے اور اپنی جان کو کھو دیوے تو کیا فایدہ ؟ وہ ستورہ آرام اور چین جس کا مزا تم اٹھا چکے ہو وہ کہاں ہے ؟ ۱ یوحنا ۲: ۱۶-۱۷ - کیونکہ ہر ایک چیز جو دنیا میں ہے - یعنی جسم کی شہوت اور آنکھوں کی بری خواہش اور زندگی کا جھوٹا فخر باپ سے نہیں - پر دنیا سے ہے - اور دنیا گزر جاتی ہے اور اُس کی شہوت بھی لیکن جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ ابد تک رہتا ہے -

ایک عالم شخص اس کی بابت کیا تعلیم دیتا ہے واعظ ۱۲: ۱ "بطلان کے بطلان" واعظ کہتا ہے - سب کچھ بطلان ہے - کیا سوچتے ہو کیا کبھی اس دنیا کی راہ پر چلکر کچھ تسلی حاصل کی ؟ یہاں جن جن کاموں کی بابت تم بڑی جفاکشی کرتے اور سوچتے ہو کہ ان کو ختم کرکے ہم کو نہایت آرام و چین ہوگا - پر موت یکلخت آکر سب کچھ چھڑا دیگی - ایک وقت تو ضرور چھوڑنا ہی ہوگا - اس دنیا کی خوشیاں ہم کو آئندہ کا فایدہ نہیں پہونچا سکتی ہیں - دنیا کی چیزیں اپنی طرف کھینچتی ہیں - ایک دولتمند کے حال پر غور کرو کہ ایک سال اُس کی بڑی کھیتی ہوئی اور جب اُس نے اُس پر نظر کی تو دل میں نہایت خوش ہوا - اور کہنے لگا کہ فصل تو نہایت عمدہ ہے اور میرے انبار خانوں میں اس کے رکھنے کے لئے جگہ نہیں ہے - پس مجھ کو ضرور ہے کہ نئے بناؤں مگر خدا نے اُسے کہا کہ اے نادان اسی رات تیری جان تجھ سے لے لی جائے گی - پھر جو جمع کیا ہے - کس کا ہوگا - لوقا ۱۲: ۱۹-۲۰ کیا موت کے وقت کے خوف اور آئندہ دکھ سے بچنے کے لئے دنیوی سکہ اُن سے چھڑا دیگا ؟ ہرگز نہیں -

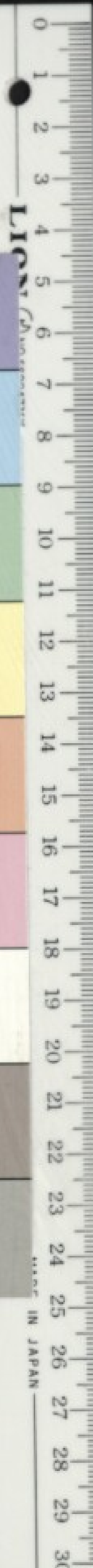
گنہگار انسان کو بچانے اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے کی طاقت دنیوی چیزوں میں نہیں - پر ایک طاقت کامل ہے - یعنی انسان کے دل کو تاریک کرکے دکھ کی راہ میں لیجا کے ہلاک کرے - نفسانی خواہشات میں روحانی فایدہ ہو نہیں سکتا ہے - جو لوگ سچائی کو قبول نہیں کرتے آخرکار سخت تکلیف بلکہ بڑے عذاب میں پڑیں گے - ہمارا جسم تو چند روزہ ہے - پر روح قایم رہنے والی شے ہے - اگر ہماری رفاقت خدا سے ہو تو آئندہ زندگی نہایت خوشی و امن کی ہوگی - اب دنیا میں انسان دکھ و تکلیف اٹھاتا ہے - ان سب دکھوں میں موت کا دکھ نہایت خطرناک ہے - اس وقت میں ہم کو کامل اطمینان اور خوشی ہونی ضروری ہے - اور اس کے بعد ابدی زندگی حاصل کرنی اور اُس پروردگار کی رفاقت حاصل کرنی یہ ہماری زندگی کا مقصد ہے - خدا تعالے نے جو سب خوبیوں کا سرچشمہ ہے - انسان کو کل مخلوقات سے اعلی درجہ کا مختار بنایا ہے - اور اس میں ایسی قوت پیدا کی - جس سے وہ اپنے خالق و مالک کی بابت جان سکتا ہے - کہ وہ کیسا مہربان - نیک - پاک و عادل وغیرہ ہے - اور نیز اپنی بابت کہ میں کیا ہوں اور میرا کیا کام ہے - اسی کو ضمیر یا کانشنس کہتے ہیں - یہ قوت اس قیمتی جوہر کا خاصہ ہے جس کو آتما یا روح کہتے ہیں - اُس کی خاص غرض یہ ہے کہ انسان روز بروز یاد الہی - پاکیزگی سچائی - پیار و الفت و روحانیت میں ترقی کرے - جس سے اُس کی زندگی برکت کا باعث ہوتی ہے - ترقی کے لئے تین ضروری باتیں ہیں - اوّل دعا دوئم کلام الہی کا مطالعہ سوئم - روحانی لوگوں کی صحبت - ایک حق کے متلاشی کو ایک مہاتما نے کہا ہے کہ تو روحانی لوگوں کی صحبت کر - کلام اللہ کا مطالعہ اور دعا کر اُس نے سوال کیا کہ جناب کن لوگوں کی صحبت کرنی اور کونسی کتاب پڑھنی چاہیے - اُس نے جواب دیا کہ جس کی صحبت کرنے سے تم کو گناہ سے نفرت اور خدا سے الفت ہو اور نیکی کرنے کی لیاقت حاصل ہو جو کتاب پاک بھی (رومی ۷: ۱۲) اور جو روح کو پاک کرنے اور انسان کی حالت کے تبدیل کرنے کے قابل ہے (رومی ۱: ۱۶) جو خدا کی صفات کا پورا بیان کرے جو گناہ کی معافی و دل کی پاکیزگی اور خدا سے میل کرنے کی راہ بتاوے - ایسی کتاب کو پڑھا کرو - اور دعا کو مذہب کی بنیاد جان - جو آدمی دعا نہیں کرتے ہیں وہ روحانی زندگی میں ترقی نہیں کر سکتے ہیں - دنیوی علوم عقل سے علاقہ رکھتے ہیں - نہ دل سے - پر اندرونی کمزوری عقل سے جا نہیں سکتی - اس کا علاج صرف دعا ہی ہے - مثلاً "دینا آہی تنت پرساد بنا تو و نجیتا سدھ ہیا" ترجمہ یعنی خدا کی مہربانی کے بغیر کوئی بات کامل نہیں ہو سکتی - اس لئے حلیمی و فروتنی سے دعا مانگنی چاہیے -

الراقم سری سوامی سری دھر تیرتھ -
از گرٹ گڑھ - شملہ ہلز

سیالکوٹ کنونشن

خوشا وقتے و خرم روزگارے

واہ واہ سیالکوٹ کنونشن کے دن بھی کیا آسمانی زندگی کے دن ہیں - صیہون کا نظارہ اور یروسلم کا منظر وہیں دکھائی دیتا ہے - جب مدح و ستائش کے مزامیر خوش الحانی کی صدائیں عرش معلی کو جاتے ہیں - تو اس وقت عاشقان مسیح کی وجدانی حالت قابل دید ہوتی ہے - بعض لوگ خیال کرتے ہیں - کہ یہ ایک عارضی ولولہ ہے - جو وہاں سے نکلنے پر معدوم ہو جاتا ہے - میں اُس کی صداقت کو بہت کچھ مان لیتا ہوں - کیونکہ انسان



کی حالت یکساں نہیں رہتی۔ کبھی تو وہ سدرۃ المنتہیٰ کو پہونچتا ہے۔ اور کبھی تحت الثریٰ میں غرق ہو جاتا ہے۔ مگر عاشقان مسیح یسوع نام کے نشے میں دائم مسرور رہتے ہیں۔ سیالکوٹ کنونشن کی برکتیں مثل بارش کے ہیں۔ اچھی بری زمین پر بارش ہوتی ہے۔ ایک دفعہ تو تمام سیراب ہو جاتی ہے۔ مگر پھل وہی دیتی ہے جو اچھی زمین ہے۔ یہی حال مسیحی کا ہے۔

اگر وہاں کچھ نہیں تو وہاں کون اُن کو کھینچ کر لے جاتا ہے۔ ہزاروں میلوں سے مسیحی وہاں کھچے چلے آتے ہیں۔ نہ تو وہاں مسلمانوں کی سی کوئی خانقاہ ہے۔ کہ جس پر سالانہ میلہ ہو۔ نہ کوئی ہندوؤں کا ساتیرتھ ہے۔ کہ بحصول ثواب جاتری اکٹھے ہوں۔ وہاں صرف یسوع نام کی کشش ہے جو مسیحی جاتریوں کو کلکتہ۔ سیلون۔ مدراس کوئٹہ۔ ہندوستان کی چاروں کونوں سے کھینچکر وہاں لے آتی ہے۔ سینکڑوں روپے کرایہ وغیرہ پر خرچ کرتے آتے ہیں۔ امسال جب حال کہ ہیضہ کی شکایت تھی۔ ایسی جگہ لوگ جانے سے خوف کھاتے ہیں۔ گزشتہ تمام سالوں کی نسبت زیادہ جاتری آئے ۳ ہزار سے بھی زیادہ تھے۔

یسوع نام میں سلامتی ہے۔ باوجودیکہ اس قدر ہجوم تھا۔ اور پورا ہفتہ یہ اثر دہام رہا۔ خدا نے سلامتی بخشی صحت تندرستی ایسی اچھی رہی کہ سب سلامتی سے اپنے گھروں کو واپس گئے۔ خداوند کا نام مضبوط قلعہ ہے۔ صادق اُس میں دوڑتا ہے۔ اور سلامت رہتا ہے۔

انسان اپنی عقل سے اپنا کام کرتا ہے خداوند اپنا کام کرتا ہے۔ اگرچہ منتظمان کنونشن نے روح القدس کی آزادی کو اپنی عقل اور اپنے انتظام کی زنجیروں سے باندھ دیا ہے۔ مگر روح باندھا نہیں جاتا۔ وہ آزاد ہے۔ اور اللہ والوں میں برابر کام کرتا ہے۔ شاید میری یہ بات منتظمان کنونشن کو ناگوار گزرے گی۔ مگر میں مسیحی ہوں۔ عیسا دوکا مرید نہیں۔ کہ مسور کی دال کے بدلے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچ دوں مسیحیت مشرقی طریق ہے۔ مغربی نہیں۔ جب تک ہم نادان تھے۔ ہم نے مغربی مسیحیت کو قبول کیا۔ مگر اب روح القدس ہمارے اندر بستا ہے۔ وہ ہم کو تعلیم دیتا ہے کہ مشرقی مسیحیت کیا ہے۔ اب ہم مغربی مسیح کو نہیں مان سکتے۔ مشرقی مسیح ہمارا بادشاہ ہے۔ اس کی رعایا میں سب برابر ہیں۔ خیال فرمایئے کہ نہ تو کلام سنانے کی۔ نہ پڑھنے کی۔ نہ حمد و ستائش کی۔ نہ دعا کی اجازت ہے۔ جب تک کمیٹی کی طرف سے اجازت نہ ہو کوئی دعا نہیں مانگ سکتا۔ پہلے کمیٹی نام مقرر کر لیتی ہے۔ گویا کمیٹی روح القدس کی ہادی ہے۔ آپ ہزار کریں۔ برکات پانے والے پا جاتے ہیں۔۔ راستی اور صداقت سے آپ ہی جواب دیویں کہ جب تک مشرقی طریق پر کنونشن چلی کیسی برکات اور روح القدس کا ظہور ہوتا تھا۔ اور اب ہزار آپ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر سال بھر پیشتر واعظین مقرر کر لیتے ہیں۔ کہاں تک اُس کی تاثیر ہوتی ہے۔ دلوں کو ہلانا۔ دلوں کو توڑنا واعظین کا کام نہیں۔ یہ **روح القدس** کا کام ہے۔

روح القدس خواہ بلعام کی زبانی پیغام دے خواہ بلعام کی گدھی کی زبانی۔ ایک اور بات بڑی بھاری ہے۔ جو مغربی مذہب کا اصول ہے۔ کہ جو کوئی اُن کے ہم خیال نہ ہو اُس کو کلام کرنے کی اجازت نہیں کمیٹی ایسے آدمیوں کو چن لیتی ہے۔ جو اُن کے ہاں میں ہاں ملانے والے ہیں۔ مگر اللہ والے ہر جگہ اور ہر نیچر کی حرکت سے تعلیم حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جن کو آپ مقرر کرتے ہیں۔ خواہ وہ روح سے سنادیں خواہ عقل و علم سے۔ قبول کرنے والے دلوں پر اس کی تاثیر روح القدس سے ہو جاتی ہے۔ اُن کا مقولہ یہ ہے کہ

گفتۂ اوگفتۂ اللہ بود۔
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اس دفعہ اچھے اچھے لائق سپیکر آئے۔ جن میں اکثر روح سے معمور تھے۔ جن کے کلام کی تاثیر سخت دلوں پر بھی ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ جیسے دہلی متھوڈسٹ چرچ کے پادری مکنسی صاحب۔ مدراس کے ڈیوڈ تامل صاحب جو ایک مشہور ریوایول کے جاری کرنیوالے ہیں یہ صاحب تامل قوم سے ہیں اُن کا نام دنیا میں مشہور ہے۔ امریکہ میں اُن کے ریوایول نے ایک دفعہ امریکہ کو ہلا دیا تھا۔ واقعی بڑے جوشیلے اور صاحب تاثیر ہیں۔ کمال آزادگی سے بولنے والے فیٹھیل مقرر نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اُن کے کلام میں تاثیر ہے صرف افسوس اسباب کا رہا کہ وہ ہندوستانی نہیں انگریزی اور تامل اُن کی مادری زبانیں ہیں۔ اُن کے وعظ کا ترجمہ پادری گارڈن صاحب کرتے تھے۔ اور خوب کرتے تھے۔ سپیکر ڈیوڈ تامل جلدی اور جوش میں ایسا بولتا تھا کہ ترجمہ کرنے والے کی سرت بھول جاتی تھی مگر شاباش پادری گارڈن صاحب کو اگرچہ دو چار دفعہ پھسلے مگر خوب سنبھلے ترجمہ کا حق خوب ادا کیا۔ ان سے بہتر ترجمہ کرنے والا میرے خیال میں ساری کنونشن میں کوئی نہ تھا۔ مگر جو اصل میں لطف اور شیرینی ہوتی ہے وہ ترجمہ میں کہاں۔ ان کا کلام بہت موثر رہا۔

متھوڈسٹ کے پادری مکنسی صاحب خوب بولے۔ زبان شستہ مضمون الہیات سے بھرا ہوا۔ جوش دلانے والے۔ اور دلوں کو ہلا دینے والے خیالات اور بھید ظاہر کئے۔ آخری



وعظ میں خود ایسے متاثر ہوئے۔ کہ چیخ مار کر روتے ہوئے نکل گئے۔ حاضرین میں سے بھی بعض کے آنسو نکل ہی آئے۔ اس کے بعد گنسی صاحب کنونشن میں ٹھہرے ہی نہیں۔ چلے گئے۔ لوگ دیکھتے دیکھتے ہی رہ گئے۔ ان کا مدعا یہ تھا کہ لوگ مجھے نہ دیکھیں یسوع کو دیکھیں۔

پادری لیجوئل اور پادری پی بی رائے صاحبان کے درس تو علم الٰہی پر تھے۔ جو عوام کی سمجھ سے بالا تھے۔ وہ تھیولاجیکل سمنریوں کے لائق تھے۔ کنونشن (جس میں عوام زیادہ تھے) کے لائق مضمون تو پادری گنسی صاحب۔ کوپیڈو تامل۔ سائیں سندر سنگھ پادری بٹیل صاحب کے تھے۔ جو نہایت مفید ثابت ہوئے۔ پادری لیجوئل اور پادری پی بی رائے کے درس عالمانہ تھے بہت محنت سے تیار کئے ہوئے تھے۔ مگر تھے وہ الٰہیات کے طلبا کے لائق۔

غرض کہ کنونشن نہایت کامیابی سے انجام کو پہنچی۔ انتظام تمام سالوں کی نسبت اعلیٰ درجہ کا تھا۔ میں تو حیران تھا کہ دو ہزار آدمیوں کو دن میں چار دفعہ کھلانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ لیکن کس خوبی سے انتظام کیا گیا۔ خدا کی برکت تھی۔ پادری گارڈن صاحب کی ان تھک محنتیں قابل داد اور لائق تحسین ہیں۔ کسی قسم کی گڑبڑ نہیں ہوئی ہر ایک چیز وقت پر تیار۔ کام کرنے والے ایسے صابر بردبار محنتی کہ جی شکرگزاری سے بھر گئے۔ مجال کیا جو وہ گھبرا دیں۔ باوجودیکہ کھانے کے وقت سخت ہجوم ہو جاتا تھا۔ مگر کھلانے والوں کے چہروں پر ذرا جلن یا گھبراہٹ نظر نہ آتی تھی۔ خندہ پیشانی سے سب سے پیش آتے تھے۔ کھانا بھی نفیس اور عمدہ۔ بازار سے سستا۔ اس بات کو بعض صاحبوں نے آزما کر دیکھ لیا۔ جتنی قیمت پر کنونشن سے پیٹ بھر جاتا تھا۔ بازار سے نہ بھرا۔ اور نہ ایسا عمدہ کھانا۔

موٹر کاروں نے جو یوپی کے مشنریوں کی وہاں موجود تھیں۔ انتظام کے کام میں بڑی مدد کی جس چیز کی ضرورت ہو منٹوں میں حاضر کی جاتی تھی۔ ہمارے دیسی بھائی جو دیسی کھانے پر تھے۔ قابل شکریہ ہیں۔ عمدہ کھانا تیار کرتے رہے اور جاتریوں کی جی سے خدمت کرتے تھے۔ یہ سمجھ کر کہ یہ لوگ مسیح کے مہمان ہیں اور ہم مسیح کے خانساماں ہیں۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ یہی اس کنونشن کی بدولت سرایت میں ترقی کر رہے ہیں۔ میں تمام کنونشن کے جاتریوں کی طرف سے یوپی کے مشنری صاحبان کا اور دیسی مسیحی والنٹیر جوانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کنونشن میں بعض لوگ خیال کرتے تھے۔ کہ اگر یہ کنونشن بجائے سیالکوٹ کے مین لائن پر گوجرانوالہ میں مقرر ہوتی تو اس سے بھی دگنے جاتری آیا کرتے۔ برانچ لائن پر ہونے کے سبب بہت سی دقتیں مسافروں کو پیش آتی ہیں۔ مگر اب تو سیالکوٹ کنونشن رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ خدا نے برکت بخشی ہے اب تبدیلی ناممکن تو نہیں مگر محال ضرور ہے۔

میں نے کنونشن کے روزانہ مضمون پر نوٹ کئے ہوئے ہیں جن میں کلارک آباد کلیسیا کو روزانہ سناتا رہا ہوں گویا سیالکوٹ کنونشن کا فونوگراف کلارک آباد میں کیا گیا ہے۔ کلیسیا کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ امید کہ دوسرے پاسٹروں نے بھی اپنی اپنی کلیسیا میں قند مکرر کا مزا چکھایا ہوگا۔ آپ کا خادم - واعظ

ضرورت - ایاگورا می خاندیش میں ایک اردو خوان سند یافتہ کیٹی کسٹ کی ضرورت ہے معہ نقول سندات پادری تھارولڈ جانسن صاحب مقیمی ایاگورا می خاندیش کے پاس درخواست بھیجیں۔

تائید غیبی ۱/۲

یہ اردو زبان کا سب سے عمدہ ناول ہے۔ اس کو ضرور پڑھئے اخلاق معاشرتی اور حسن و عشق کی چاشنی کے ساتھ خوب بیان کئے ہیں۔ پلاٹ بہت عمدہ اور زبان نہایت پاکیزہ ہے۔ یہ وہ ناول ہے جسکو بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ حجم ۱۱۶ صفحہ۔ سائز ۲۰×۲۶ لکھائی چھپائی کاغذ نفیس قیمت ۸ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر وکٹوریہ ہال۔ چوک۔ لکھنؤ

اشتہار

یوپی۔ سنڈے اسکول کنونشن ۲۶ و ۲۷ اکتوبر شہر بریلی میں فراہم ہوگا۔ سیمنری میں مہمان قیام فرمائیں گے دلچسپ پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ سب صاحبان کو جو سنڈے اسکول کا کام کرتے یا اس سے دلچسپی رکھتے ہیں دعوت ہے کہ ضرور تشریف لاویں۔ ذیل کے پتے سے خبر دیں۔ ایچ سی سرکار۔ ۴۰ سول لائن بریلی

ضرورت

ایک تجربہ کار انٹرنس یا میٹرک پاس شدہ مسیحی کی ضرورت ہے۔ جو تاریخ و جغرافیہ میں ماہر ہو ہندی اور اردو کی خاص مہارت ہو کھیلوں میں بھی حصہ لے سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ۲۰ سے ۳۵ ماہوار ہوگی۔ معہ نقول سندات کے ہیڈ ماسٹر چرچ مشن سکول فیروزآباد ضلع آگرہ سے درخواست کریں۔

ہر قسم کا کپڑا منگوائیے - لدھیانہ کا لٹھا ہر عرض کے ۱۲ گز کا توسیہ سفید یا چارخانی ۴ روپیہ ۸ سے دیسی و ولایتی رنگت درست ہر قسم کی بنگلہ مضبوط عمدہ ہر رنگ فی عدد للتہ لنگی شری عمدہ ۸ سے منگائیے جہاں تک عرصہ سے فیس جن علاوہ جس چیز کی ضرورت ہو قیمت دریافت فرمائیے۔ المشتہر حقانی اینڈ سنز لودیانہ مشن لیونڈ۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے اعلیٰ پایہ پر جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پُرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع احاطہ اور بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کیلئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول میں ابھی چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونیوالے طالبعلم جلد درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل
دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو دونوں میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۲ر اگر یہ پرچہ کا چاہیں ایک پیسہ بھیجی جاوے تو ان کاپی روانہ کیا جاتا ہے یہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ کی کاپی آنے پر بھیجا جاتا ہے

درخواستیں بنام
ای ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری
سی ایل ایس لودھیانہ پنجاب
آنی چاہئیں

گولیاں ۱۱۳

۳۱ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں طاقت کی مشہور و امین فاسفوس اٹلینٹا ڈاکٹر ایلائر کی گولیاں ہیں۔ یہ گولیاں مغز ہڈی رگ اور خون کو طاقت وغیرہ کا خاص خوبی رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز فائدہ ظاہر ہونے لگتا ہے چہرہ پر رونق جوانی ہیں ضعیفی کی سی حالت ہونے پر بھی جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہیں قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک ۱ محصول ڈاک ایک سے ۴ شیشی تک ۵ر

دیکھئے جناب اڈیٹر صاحب مخزن کیا فرماتے ہیں ہم نے ڈاکٹر صاحب کی تعریف پر خیال کر کے ۳۰ گولیاں منگوائیں اس کے تیر بہدف اثر اور فوائد پر نظر کرتے ہیں تو ان گولیوں کی قیمت بجائے ۱ر کے دس رکھنی چاہئے تھی۔ المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶
تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ
قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ و مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے چھوٹے لڑکوں کی ۳ جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک معہ فیس فی طالبعلم ماہوار اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں للعہ ہوں للعہ ہوں اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن دستکار لڑکوں کو بورڈ کرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت فی رکشا لعہ سے ۱۲ تک۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں۔

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ " ۳ر
غیر ممالک سے " ۵ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کارڈ کا آٹھواں حصہ	ے	صر	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ے	للعے
نصف کالم	عے	للعے	وعے
پورا کالم	للعہ	صعے	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ہے	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ (۱) نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع (۲) ضروری ہے کہ نامہ نگار کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۳) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۴) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۵) جو نامہ نگار صاحبان کم از کم ایک مضمون بھی لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۶) بعض نامہ نگار خلاصہ نقل و نمبر بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ وہ دو قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر پیچھے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ پر ختم ہونا ضروری ہے۔ (۷) ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن انڈیا کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ر سے ۔۔۔ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ۔۔۔ چھپا۔